اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

جلد ۲۷ | مورخہ ۲۷ ذوالحجہ | یوم شنبہ | مطابق ۱۸ فروری ۱۹۳۹ء | نمبر ۴۰

فرقہ وارانہ فسادات اور آریہ سماجی

پنجاب میں فرقہ وارانہ فسادات کے متعلق تو یہ کہا جاتا ہے۔ کہ یہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ اور وہ غیر مسلموں کو مرعوب کرنے کے لئے فساد کرتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ عام طور پر اس قسم کے فسادات میں جانی اور مالی طور پر نقصان زیادہ تر مسلمانوں کا ہی ہوتا ہے۔ لیکن یو۔پی کے متعلق کیا کہا جائے گا۔ جہاں مسلمان صرف ۱۴۔فیصدی ہیں۔ اور وہاں آئے دن فسادات ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں وزیر اعظم یو۔پی نے ایک سوال کے جواب میں بتایا۔ کہ سالِ رواں میں ۲۶۔ مقامات پر فرقہ وارانہ فسادات ہوئے۔ ان میں ابھی علیگڑھ اور خاص کر کانپور کے تازہ فسادات شامل نہیں ہیں۔

کانپور میں جو فساد حال میں ہوا۔ وہ نہایت ہی رنجیدہ اور افسوسناک ہے اس میں جان سے جانے والوں کی تعداد ۳۵ تک پہونچ چکی ہے اور مجروحین کی تعداد سینکڑوں تک بتائی جاتی ہے آٹھ مرتبہ پولیس کو گولی چلانی پڑی۔

فساد کی بنا ایک مسجد کے پاس باجا بجانے پر ہندوؤں کا اصرار تھا۔ ۷۔فروری کو ہندوؤں کی ایک برات مسجد بانس منڈی کے پاس سے باجا بجاتی ہوئی گزری۔ تو مسلمانوں نے اس پر اعتراض کیا۔ حکام شہر نے دو دن کے لئے اس مسجد کے پاس باجا بجانے کے خلاف حکم امتناعی نافذ کر دیا ہندوؤں نے اس کے خلاف ہڑتال کر دی۔ اور برات مسجد کے پاس ہی اس لئے دھرنا مار کر بیٹھ گئی۔ کہ جب تک باجا بجاتے ہوئے مسجد کے آگے سے گزرنے نہ دیا جائے گا۔ ہم یہاں سے نہیں ہلیں گے۔ آخر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے باجا بجانے کی اجازت دے دی۔ اور ہندو وہاں سے باجا بجاتے ہوئے گزرے۔ اس کے بعد شہر کے مختلف مقامات میں ہندو مسلمانوں میں تصادم شروع ہو گیا۔ جس کے نہایت خطرناک نتائج رونما ہوئے۔

دراصل اس قسم کے افسوسناک حادثات کے ذمہ وار وہ لوگ ہیں۔ جو آئے دن ہندو مسلمانوں میں منافرت پیدا کرتے رہتے ہیں۔ اور اس میں آریہ سماجی سب سے پیش پیش ہیں۔ وہ کبھی تحریروں کے ذریعہ اور کبھی تقریروں کے ذریعہ اس قسم کی فتنہ انگیزی جاری رکھتے ہیں۔ اور اب تو مملکت حیدرآباد کے خلاف ایسے رنگ میں انہوں نے جنگ شروع کر رکھی ہے۔ جو برطانوی ہند کے ہندو مسلمانوں کے تعلقات پر بہت برا اثر ڈال رہی ہے۔ ذمہ وار حکام اور لیڈر جہاں فرقہ وارانہ فسادات کے انسداد کے لئے اور تجاویز پر غور کریں۔ وہاں آریوں کے طریق عمل میں اصلاح کی طرف بھی ضرور متوجہ ہوں۔

ایک آریہ اخبار نے "اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے" کے مصداق لکھا ہے:۔

"فرقہ پرست اور جنونی مسلمانوں کا عتاب سب سے پہلے آریہ سماجیوں پر نازل ہوا۔ آریہ سماج اسلام کی طرح تبلیغی مذہب ہے۔ اس لئے اس نے دوسرے مذاہب کے لوگوں میں اپنے سدھانتوں کا پرچار کیا ایسے ہندوؤں کو واپس لیا جو مسلم یا عیسائی ہو گئے تھے یہ بات مسلمانوں کو ناگوار معلوم ہوئی۔ بجائے اس کے کہ وہ اپنے عقائد کو آریہ سماج کے عقائد سے بہتر ثابت کرتے۔ انہوں نے آریہ سماج کے مقابلہ کے لئے اور ہی ہتھیار استعمال کئے۔ پنڈت لیکھرام۔ سوامی شردھانند اور مہاشہ راجپال جیسے دھرم کے پروانوں کی شہادت اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ مسلمانوں نے دلیل کا جواب دلیل سے نہ دیا۔ یہ سب کچھ ہوا۔ لیکن کانگرس چپ چاپ دیکھا کی۔ آریہ سماج کے ساتھ ہمدردی تو کیا۔ اس نے مسلمانوں کے ساتھ آریوں کو بھی فرقہ پرست بنا دیا۔ . . . . اب کے آٹھ صوبوں کے انتظام کی ذمہ واری براہ راست اس پر ہے۔ فرقہ پرست مسلمان اس کے لئے وبالِ جان بن رہے ہیں۔ یو۔پی میں ۱۴ فیصدی نے اس کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔"

اسلام کے مقابلہ میں آریہ سماج کو دلائل کے ذریعہ جس قدر کامیابی ہوئی ہے وہ ایک طرف تو اس سے ظاہر ہے۔ کہ آج تک باوجود کئی قسم کی ترغیبات کے سامان بکثرت اپنے پاس رکھنے کے آریہ کسی ایک بھی قابلِ ذکر مسلمان کو مرتد کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ اور اگر کوئی کسی وجہ سے ان کے پھندے میں پھنس گیا۔ تو وہ ان کے لئے وبالِ جان ثابت ہوا۔

اور دوسری طرف آریوں کی اپنی یہ حالت ہے۔ کہ بانیٔ آریہ سماج کے صاف اور صریح ان احکام کے خلاف جو انہوں نے اپنی طرف سے نہیں بلکہ ویدک تعلیم کے طور پر دیئے ہیں۔ خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ اور ان کی نئی پود کی تو یہ حالت ہے کہ روز بروز آریہ عقائد سے نفور ہوتی جا رہی ہے۔

پس یہ بالکل غلط اور سراسر جھوٹ ہے۔ کہ مسلمانوں نے آریوں کو دلیل کا جواب دلیل سے نہ دیا۔ جو لوگ اپنے کو دلائل کے ساتھ مطلق نہیں کر سکتے انہیں غیروں کے سامنے دلائل کا ذکر کرتے ہوئے شرم آنی چاہیئے۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ پنڈت لیکھرام وغیرہ قتل ہوئے۔ مگر اس لئے نہیں کہ وہ کوئی بڑے مدلل تھے۔ بلکہ اس لئے کہ وہ درشت کلامی فساد انگیزی دل آزاری اور اشتعال انگیزی میں طاق تھے۔ اور یہ وصف انہیں ڈ...

میں بانیٔ آریہ سماج سے ملا تھا۔ تعجب ہے۔ کہ آریہ اخبار نے اپنے "شہیدوں" کا ذکر پنڈت لیکھرام سے شروع کیا ہے۔ اور سوامی دیانند جی کو بالکل نظرانداز کر دیا ہے۔ حالانکہ وہ بھی غیر طبعی موت ہی مرے تھے۔ جس کے متعلق آریوں کا خیال ہے۔ کہ کسی نے ان کو زہر دے دیا تھا۔ چونکہ زہر دینے کا الزام کسی مسلمان پر نہیں لگایا جا سکا۔ اس لئے بانیٔ آریہ سماج کو شہیدوں کے زمرہ میں ہی شمار نہیں کیا گیا۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ جو آریہ قتل ہوئے۔ وہ خود ہی اس کے ذمہ دار تھے۔ اور اب جو فرقہ وارانہ فسادات ہو رہے ہیں۔ ان کے متعلق یہ تو کہا جا سکتا ہے کہ ان کی تہ میں آریوں کی فتنہ انگیز کلام کر رہی ہے۔ لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ مسلمان خواہ مخواہ مرنے مارنے کیلئے تیار رہتے ہیں۔

بقیہ صفحہ ۳

متضاد نقطہ ہائے نگاہ کو دیکھیں۔ اور پھر کوئی حل تلاش کریں۔ جو اگر آج نہ مل سکا۔ تو پھر اس کا ملنا مشکل ہو جائے گا۔

تقریروں کے بعد حاضرین کو ریفرشمنٹ پیش کی گئی۔

بعض معززین کے نام

بعض معزز مہمانوں کے نام درج ذیل ہیں:-

سر فرنڈلیر سٹوارٹ کے سی ایس آئی
سر ٹیلیفورڈ والو سی ایم جی
سر عبد القادر صاحب ممبر کونسل فار انڈیا
میجر جنرل جے۔ ایچ بیتھ
سر آرتھر واڈ کوپ کے سی آئی (سابق ہائی کمشنر فلسطین)
مسٹر اے سنو سی۔ آئی۔ آئی سی ایس
دی ریورینڈ سر ہاپکنسن ایم۔ اے (چرچ آف انگلینڈ)
سر ہاتفری وس ڈینیفرڈ
دی ریورینڈ سٹیون سن ایم۔ اے
کیپٹن عطاء اللہ آئی۔ ایم۔ ایس
دی کاؤنٹس آف کارلائل
مسٹر اسحاق ایم۔ اے بی۔ ایس۔ سی لیکچرر کلکتہ یونیورسٹی
مس ایم ولسن
مسٹر اینیٹ او ڈانل
مسز میکناٹن
مس مارگریٹ مڈلٹن

کئی ممبران پارلیمنٹ اور عرب ممالک کے وزراء آنا چاہتے تھے۔ مگر پارلیمنٹ اور فلسطین کانفرنس کے اجلاسوں کی وجہ سے نہ آ سکے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ر فروری ۱۹۳۹ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے چند دنوں کے لئے تبدیلی آب و ہوا کے واسطے پھیرو چیچی تشریف لے گئے تھے۔ آج سوا چھ بجے شام بذریعہ کار بخیر و عافیت دارالامان میں رونق افروز ہوئے۔ الحمد للہ۔ حضور کی صحت کے متعلق ۸½ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو دوران سفر میں بھی کھانسی کی تکلیف رہی۔ اور آج بھی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

جناب خان عبد اللہ خان صاحب کو کل کی نسبت آج افاقہ ہے۔ شام کو درجۂ حرارت ۹۹ تھا۔ صحت کے لئے دعا کی جائے۔

دو تین روز سے مطلع ابر آلود تھا۔ مگر صرف معمولی طور پر بوندا باندی ہوتی تھی۔ آج شام سے خوب اچھی طرح بارش ہو رہی ہے۔ الحمد للہ علی ذالک

ایک مخلص برمی نوجوان کی مرگ ناگہانی

۲۷ر جنوری ۱۹۳۹ء کو جماعت احمدیہ رنگون کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں متفقہ طور پر قرار پایا کہ تمام جماعت ہائے احمدیہ سے بذریعہ الفضل درخواست کی جائے۔ کہ محمد اسمٰعیل صاحب احمدی این اے۔ کے این پیر محمد صاحب احمدی لینڈ لارڈ کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔ مرحوم ۱۷ جنوری کو ایک ڈونگے میں ایک خلیج کو عبور کرتے ہوئے ڈوب گیا۔ لاش ۲۰ر جنوری کی صبح کو دستیاب ہوئی۔ جو کہ پیر محمد صاحب کی مملوکہ زمین میں دفن کی گئی۔ مرحوم ایک ہونہار احمدی نوجوان تھا۔ ۱۵ جنوری ۳۹ء کو مرحوم نے انصار اللہ کے اجلاس میں حالات برما پر لیکچر دیا تھا۔ یہ وفات مرحوم کے والد اور جملہ متعلقین کے لئے بہت رنجدہ حادثہ ہے۔ سکرٹری انجمن احمدیہ (الفضل) ہمیں اس صدمہ میں مرحوم کے خاندان سے دلی ہمدردی ہے۔ اور ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالے انہیں اس صدمہ کے بدلے بہت بہت خوشیاں عطا کرے۔ نیز مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔

غیر مسلم اصحاب کے لئے یوم التبلیغ

امسال غیر مسلم اصحاب میں تبلیغ اسلام کرنے کے لئے ۱۲ر مارچ ۱۹۳۹ء کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ یہ اتوار کا دن ہے۔ اس لئے سرکاری ملازموں کو بھی تعطیل ہوگی۔ تمام جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ ۱۲ر مارچ ۱۹۳۹ء کو سرگرمی کے ساتھ یوم التبلیغ منائیں۔ اور اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ دفتر نشر و اشاعت صیغہ دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے اس موقعہ پر تقسیم کرنے کے لئے ٹریکٹ شائع کئے جائیں گے۔ وہ مناسب تعداد میں منگوائیں اور غیر مسلم اصحاب میں عمدگی کے ساتھ تقسیم کریں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

مجلس مشاورت کے لئے نمائندگان کا انتخاب

جیسا کہ اعلان ہو چکا ہے مجلس مشاورت ایسٹر کی تعطیلات میں ۷-۸-۹ اپریل ۱۹۳۹ء کو ہوگی۔ عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ اپنی اپنی جماعت کے نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔ انتخاب کے وقت مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھیں۔

(۱) نمائندگان جماعت میں با اثر اور صاحب رسوخ ہوں۔

(۲) نمائندگان کے ذمہ چندہ عام حصہ آمد وغیرہ کا بقایا نہ ہو یا دفتر متعلقہ سے مہلت حاصل کر لی ہو۔

(۳) طالب علم نمائندہ نہیں ہو سکتے۔ نمائندگان اسلامی شعار داڑھی رکھتے ہوں۔

پرائیویٹ سکرٹری

لنڈن میں عید اضحیٰ کی تقریب

معزز مسلم اور غیر مسلم اصحاب کا شاندار اجتماع

احمدیت کی غیر معمولی اور عظیم الشان ترقی کا اعتراف

نماز عید و خطبہ

عیدالاضحیٰ کی تقریب احمدیہ مسجد لنڈن میں ۳۱ جنوری ۱۹۳۹ء کو منائی گئی۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد لنڈن نے نماز پڑھائی۔ اور اس کے بعد ایک دلچسپ خطبہ پڑھا جس میں عید اضحیٰ کی ابتدا اور اس کی فلاسفی تفصیل سے بیان فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ اس عید کا منشا یہ ہے کہ ارشاد خداوندی کے سامنے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جس طرح اپنے آپ کو ڈال دیا تھا۔ اس کی یاد تازہ رکھی جائے۔ جب انہیں یہ حکم ملا۔ کہ وہ اپنے فرزند حضرت اسمٰعیل کو قربان کر دیں۔ تو انہوں نے اس کی تعمیل میں ذرا تامل نہ کیا

جلسہ کا اجتماع

عید کے بعد ڈیڑھ بجے دوپہر کا کھانا کھایا گیا۔ جس میں ہندوستانی کھانے بھی تھے۔ ۲½ بجے باغ میں ایک بڑے خیمے کے نیچے جو اسی غرض سے نصب کیا گیا تھا۔ جلسہ کیا گیا۔ سو سے زائد معروف اصحاب تشریف لائے۔ جن میں نائٹ۔ مشرقی سکالر۔ چرچ آف انگلینڈ کے ممبر ڈاکٹر۔ فوجی افسر۔ ہندوستان۔ افریقہ اور کئی دیگر ممالک کے مشہور مسلمان تھے۔ برطانوی مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد ان کے علاوہ تھی۔ لفٹیننٹ کرنل سر فرانسس ینگ ہسبینڈ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی کے۔ سی۔ آئی۔ ای نے صدارت کی اور بریگیڈیر جنرل سر پرسی سائیکس کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ سی۔ بی۔ سی۔ ایم۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای نے تقریر کی۔

جلسہ کا افتتاح

کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو ایک برطانوی مسلم خاتون نے کی صاحب صدر نے اپنی افتتاحی تقریر میں بتایا۔ کہ انہیں سر پرسی سائیکس نے مشرقی ممالک کے سفر کی تحریک کی تھی اور معزز سپیکر کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ کہ وہ ایران اور دوسرے اسلامی ممالک کے لئے ایک زندہ اتھارٹی کی حیثیت رکھتے ہیں۔

سر پرسی سائیکس کی تقریر

اس کے بعد سر پرسی اُٹھے۔ اور اسلامی ممالک کے متعلق اپنے بعض تجربات بیان کئے۔ اور آخر میں مسئلہ فلسطین کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہ بہت اُلجھا ہوا سوال ہے۔ خصوصاً اس لئے کہ جرمنی اور اٹلی سے نکالے ہوئے تمام یہودی وہاں آباد ہونا چاہتے ہیں۔ حالانکہ یہ ملک صرف ویلز کے برابر ہے۔ تاہم آپ نے اس امید کا اظہار کیا۔ کہ فلسطین کانفرنس میں شرکت کے لئے جو لیڈر دونوں اقوام کے یہاں جمع ہیں۔ ان کے تعاون کے ساتھ اس کا کوئی حل مل سکیگا۔

سر فرانسس نے اس تقریر پر ریمارکس کرتے ہوئے کہا۔ کہ اسلامی ممالک میں مسلمانوں کے ساتھ تعلقات پیدا کرنے کے اسباب کسی نہ کسی صورت میں ہمیشہ موجود رہتے ہیں۔ گزشتہ پچاس سال کے واقعات کی یاد کو تازہ کرتے ہوئے آپ نے بتایا۔ کہ جب وہ ہندوستان میں تھے۔ انہوں نے سلسلہ احمدیہ کے عظیم الشان بانی کے متعلق سُنا۔ اس وقت یہ تحریک ابتدائی حالت میں تھی۔ مجھے بانی سلسلہ احمدیہ کے ساتھ ملاقات کا شرف حاصل نہیں ہوا تاہم یہ کس قدر حیرانی کی بات ہے۔ کہ صفر سے شروع ہو کر امرِ پنجاب کے ایک چھوٹے سے غیر معروف گاؤں سے چلکر اس عظیم الشان انسان کے مشن کو آج ہم برٹش ایمپائر کے بڑے بڑے شہروں میں پھیلتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔ اس کے بعد امام احمدیہ مسجد لنڈن نے چیئرمین سپیکر اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ کہ وہ موسم کی خرابی اور فوری اطلاع کے باوجود تشریف لائے۔

امام مسجد احمدیہ لنڈن کی تقریر

قربانی کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے امام صاحب نے کہا۔ کہ آج کے روز اس تقریب کو تمام دنیا کے مسلمان منا رہے ہیں یہ بتاتی ہے۔ کہ کس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام خدا تعالیٰ کا حکم پاتے ہی اپنے فرزند کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے یہ اپنے خالق کے ساتھ انتہائی محبت اور فدائیت کی انتہائی مثال ہے۔ آپ کی بیوی حضرت ہاجرہ نے بھی ایسی ہی جرأت اور اطاعت کا نمونہ دکھایا۔ گو افسوس ہے کہ ان کے متعلق لوگوں کو بہت کم علم ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بچہ اور بیوی کو ایک بے آب و گیاہ ویرانہ میں چھوڑ دیا جہاں آج مکہ آباد ہے۔ یہ معلوم کرنے پر کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام انہیں وہاں چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ اور یہ بات حضرت ہاجرہ نے یہ جانتے ہوئے کہی کہ ارد گرد کئی کئی میل تک پانی اور سامان زندگی میں سے کوئی چیز میسر نہیں تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دونوں کا ایمان اللہ تعالیٰ پر یکساں تھا۔ اور اس مشکل کے وقت حضرت ہاجرہ نے صبر و استقلال کا جو نمونہ دکھایا۔ وہ تمام دنیا کی عورتوں کے لئے قابل تقلید ہے۔

جو حاجی ہر سال مکہ جاتے ہیں۔ وہ آج بھی صفا و مروہ کے درمیان سات مرتبہ دوڑ کر جیسا کہ حضرت ہاجرہ نے کیا تھا اس کی قربانی کی یاد کو تازہ کرتے ہیں۔ یہ عید ہمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدا تعالیٰ کے احکام کی اطاعت اور حضرت ہاجرہ کی فرمانبرداری یاد دلاتی ہے۔ اور دنیا کے لئے اس میں یہ سبق ہے۔ کہ مرد ہو۔ یا عورت۔ جو بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں جرأت دلیری اور اطاعت شعاری دکھاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے احکام کو قبول کرتا۔ اور قربانیاں پیش کرتا ہے۔ وہ ابدی راحت اور خدا تعالیٰ کی رضاء کو پا سکتا ہے۔

حضرت ہاجرہ کی قربانی کا ایک اور اہم نتیجہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل سے ایک قوم یعنی عربوں کا پیدا ہونا ہے۔ میں اس وقت اس تفصیل میں نہیں جا سکتا۔ کہ جب مغربی دنیا جہالت کی تاریکیوں میں پڑی سو رہی تھی۔ عربوں نے انسانی تمدن و تہذیب پر کس قدر خوشگوار اثر ڈالا۔ ہاں اس مسئلہ کے متعلق ایک دو لفظ ضرور کہوں گا۔ جو اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ اسلام کی نازک حالت کا ذکر کرتے ہوئے امام صاحب نے کہا۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے وزیر اعظم کو ایک تار ارسال کیا ہے۔ جس میں قیام امن کے سلسلہ میں ان کی دلیرانہ کوششوں پر مبارکباد پیش کی ہے۔ اور امید ظاہر کی ہے۔ کہ ایسا ہی امن فلسطین۔ اور ہندوستان میں قائم کرنے کی بھی وہ کوشش کریں گے۔ فلسطین کے متعلق میں کہوں گا۔ کہ جرمنی نے تو یہود کو صرف سو سال تک اپنے ساتھ رہنے دیا ہے۔ لیکن عربوں نے تیرہ سو سال سے ان کو یہ اجازت دے رکھی ہے۔ فلسطین ہمیشہ یہود کے لئے جائے پناہ رہی ہے لیکن اب جو سوال پیدا ہو رہا ہے۔ کہ یہود عربوں پر اپنی تعداد کے لحاظ سے چھا جائیں۔ اور عربوں کو زیر و زبر کر دیں۔ یہ عربوں کے لئے بہت خوفناک ہے۔ اور اسے وہ کبھی برداشت نہیں کر سکتے۔ گورنمنٹ اور ڈیلیگیٹوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اس سوال پر غیر جانبداری اور خلوص کے صحیح جذبہ کے ماتحت غور کریں۔ وہ اپنے آپ کو ایک دوسرے کی پوزیشن میں رکھ کر

ہم اور غیر مبایعین

ای الفریقین احق بالامن

(۱) ہم دونوں نے حضرت احمد قادیانی علیہ السلام کو خدا کا فرستادہ مامور من اللہ۔ امام مہدی معہود اور مسیح موعود حکم اور عدل مانا۔ اور ان کے دست مبارک پر بیعت کی جب تک آپ زندہ تھے۔ ہم ان کو ایسا ہی مانتے تھے۔ اور یقین کرتے تھے۔ ان باتوں کا جہاں تک ہم جانتے ہیں دونوں کو اقرار ہے ‎۔

(۲) ہم نے حضرت احمد قادیانی علیہ السلام کی وفات پر بالاتفاق بلا اختلاف بموجب الوصیت باتفاق ممبران صدر انجمن احمدیہ حضرت مولوی نورالدین اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو آپ کا جانشین اور خلیفۃ المسیح اور مطاع کل واجب الاطاعت مانا اور ہماری صدر انجمن احمدیہ کے سیکرٹری (خواجہ کمال الدین صاحب) اور ممبران انجمن نے سب خورد و کلاں سے درخواست کی کہ وہ نئے ہوں یا پرانے احمدی سب حضرت خلیفۃ المسیح کے دست مبارک پر تجدید بیعت یا بیعت خلافت کریں۔ چنانچہ ہم نے اسی وقت تعمیل کی۔ اور تجدید بیعت کر لی۔ اس پر بھی دونوں فریق کا اتفاق ہے۔

(۳) ہم نے حضرت احمد قادیانی علیہ السلام کے فرمان کے بموجب قادیان کو دارالامان تخت گاہِ رسول مرکز سلسلہ احمدیہ اور مرکز صدر انجمن احمدیہ قادیان مانا۔ اور اسی پر ہمارا عمل رہا۔ اور ہمارے چندے بھی انجمن جمع کرتی رہی۔ اور اشاعت اسلام کا کام اسی کے سپرد تھا۔ جہاں تک ہم جانتے ہیں۔ تا وفات حضرت مولانا نورالدین اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے کسی نے خلاف نہیں کیا۔

(۴) اختلاف اور افتراق کی بنیاد بظاہر مولوی محمد علی صاحب نے اس دن رکھی جبکہ انہوں نے ایک رسالہ "ایک ضروری اعلان" حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے ایام حیات میں لکھا۔ مگر اس کو پوشیدہ رکھا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کی موت کے منتظر بیٹھے رہے۔ آخر آپ کی وفات یوم الجمعہ کو ہوئی۔ اور یہ رسالہ ہم کو لاہور میں ہفتہ کے دن صبح کے وقت مل گیا۔

(۵) اختلاف اس بات سے شروع کیا گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منکر کافر کہلا سکتا ہے یا نہیں۔ خلافت کے قائل فریق نے لکھا۔ کہ جو شخص مکفر یا مکذب یا متردد ہے وہ منکر ہے اور منکر کو کافر کہتے ہیں۔ خلافت سے منحرف فریق نے پہلے تو کہا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مکفر کافر ہے۔ مکذب فاسق ہے۔ متردد مومن ہے۔ مگر پھر کہا کہ نہ مکفر کافر ہے۔ نہ مکذب فاسق ہے۔ نہ متردد پر کوئی گرفت ہے۔

(۶) غیر مبایعین نے کہا کہ ہم نے حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ کو خلیفۃ المسیح مانا۔ ان کی بیعت کی حضرت مرزا صاحب مسیح موعود تھے اور مہدی معہود اس واسطے ان کی خلافت حق تھی مبایعین نے کہا کہ حضرت احمد قادیانی فرماتے ہیں۔ جو شخص مجھے صدق دل سے مسیح موعود اور امام مہدی معہود نہیں مانتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں (کشتی نوح) پس جو شخص حضرت احمد قادیانی کو امام مہدی معہود نہیں مانتا۔ وہ احمدی کیسے کہلا سکتا ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین رحمۃ اللہ علیہ نے خود کو امام مہدی معہود کبھی نہیں کہا۔ آخر لاہور کا فریق خلافت کے مبحث سے لاچار ہو کر اس سے روگردان ہوا۔ اور خواجہ کمال الدین صاحب نے نومبر ۱۹۱۴ء میں ولائت سے واپس آ کر ان کو ملامت کی۔ کہ خلافت کی بحث میں ہمارا پہلو کمزور ہے۔ اس کو کیوں چھیڑا گیا۔ اس طرح یہ ڈگری جناب خواجہ صاحب نے مبایعین کے حق میں صادر کر دی۔

(۷) خواجہ کمال الدین صاحب نے ایک نیا طریق پیش کیا۔ اور وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت سے انکار کر دیا جائے۔ تا نہ حضرت احمد قادیانی نبی کہلائیں۔ اور نہ خلافت منوائی جا سکے۔ اور اپنے ہر گزشتہ فعل کے متعلق کہہ دیا جائے۔ کہ ہم نے غلطی کی۔ اور ہر تحریر کے متعلق کہہ دو کہ وہ ہم پر حجت نہیں ‎۔

(۸) اس اصول کے مقرر ہونے سے جناب مولوی محمد علی صاحب کو ان مضامین سے جو جنوری ۱۹۰۲ء لغایت مئی ۱۹۰۸ء ریویو آف ریلیجنز میں وہ شائع کرتے رہے ہیں۔ اور جن میں نہائت زور سے حضرت احمد قادیانی کو نبی۔ رسول اور پیغمبر پیش کیا گیا تھا۔ یا جون ۱۹۰۸ء لغایت مارچ ۱۹۱۴ء تک جو حضرت مولوی نورالدین صاحب کے زمانہ خلافت میں نبوت و رسالت حضرت احمد قادیانی کے اثبات میں پیش کئے گئے تھے ایک قسم کا چھٹکارا مل گیا چنانچہ آپ نے النبوۃ فی الاسلام کے سرورق پر صاف طور پر نہائت دھڑلے سے اعلان کر دیا۔ کہ مجھ پر تو نہ میری نہ کسی زید و بکر کی سابقہ تحریریں حجت ہیں۔ نیا دور اور نیا حساب ہو گا حضرت مسیح موعود نہ نبی ہیں نہ رسول۔ صرف ایک مجدد یا محدث ہیں اور بس۔ گویا سابقہ عقیدہ سے رجعت اور توبہ کر لی۔

(۹) مبایعین کہتے ہیں۔ کہ ہم تو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرتے رہے اور کرتے ہیں۔ نیز شریعت والی نبوت اور جو براہ راست بلا اتباع محمد رسول اللہ صلعم رسالت ہوا کرتی تھی۔ اس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر منقطع مانتے ہیں۔ اور جو نبوت اتباع محمد رسول اللہ صلعم اور اطاعت قرآن سے مل سکتی ہے۔ اور جو غیر تشریعی ہے اس کے بقا کے ہم قائل ہیں۔ اور حضرت احمد قادیانی کو ہم ایسا ہی نبی اور رسول یقین کرتے ہیں ‎۔

(۱۰) جناب مولوی صاحب اگر اپنی سابقہ تحریرات سے روگردان نہیں تو ان کو ایک مجموعہ کی صورت میں شائع کر دیں۔ ہم ان پر دستخط کر دیں گے۔ کہ ہمارا اب بھی یہی یقین ہے۔ جو جناب مولوی صاحب کا اختلاف سے قبل تھا۔ اور تحریرات حضرت احمد قادیانی سے جو کچھ انہوں نے اس وقت سمجھا۔ اس سے ہم کو اتفاق ہے۔ جن کی بنا پر جناب مولوی صاحب نے اپنا سابقہ عقیدہ شائع کیا تھا۔ مگر جناب مولوی صاحب اس بات پر ہرگز آج تک نہ آمادہ ہوئے نہ ہوتے ہیں۔ گویا یہ بھی ہمارے ہی حق میں ڈگری ہے۔ کہ ہم مسئلہ نبوت میں حق پر ہیں۔ اور جب ہم مسئلہ نبوت میں حق پر ہیں۔ تو کفر تو نبوت سے انکار کا نتیجہ ہے۔ اس میں بھی ہم ہی حق پر ہیں۔ لہٰذا احق بالامن جماعت احمدیہ ہی ہے۔ نہ کہ غیر مبایعین۔

قاضی محمد یوسف احمدی از پشاور

نوٹس تنسیخ وصیت

عبدالعزیز صاحب موصی ولد شیخ غلام نبی صاحب ساکن تہاڑہ تحصیل جگراؤں ضلع لدھیانہ ۱۹۳۲ء سے لاپتہ ہیں۔ گاؤں کئی خط خط لکھے گئے۔ مگر جواب نہیں ملتا۔ چونکہ ان کی طرف سے حصہ وصیت وصول نہیں ہو رہا۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ ان کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ پندرہ دن تک اگر ان کی طرف سے کوئی اطلاع نہ آئی۔ تو پھر ان کی وصیت منسوخ کر دی جائے گی

سکرٹری بہشتی مقبرہ

قضیہ فلسطین اور لنڈن کانفرنس

ان دنوں مدبرین برطانیہ کے لئے فلسطین کا مسئلہ ایک عقدہ لاینحل بنا ہوا ہے۔ اخبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت باوجود فوجی دباؤ۔ تشدد اور سختی کے عربوں کو دبانے میں ناکام رہی ہے۔ فلسطین میں عرصہ سے کشت وخون اور جنگ وجدال کا دور دورہ ہے۔ یہودیوں کا دعوےٰ ہے کہ تہذیب وتمدن کے آغاز سے فلسطین یہودی سیاست کا مرکز رہا ہے لیکن عرب کہتے ہیں۔ کہ پچھلے تیرہ سو سال سے اس کے واحد مالک وہ چلے آتے ہیں۔ اسوقت وہاں نو لاکھ عرب اور چار لاکھ یہودی آباد ہیں۔

فلسطین چھ ہزار سال میں کئی دفعہ فتح ہوا۔

عربوں نے ۶۳۳ء میں اس کو فتح کرنے کے ساتھ ہی یہاں سکونت اختیار کر لی۔ لیکن اس عرصہ میں یہودیوں کی اپنے وطن سے محبت کم نہ ہوئی۔ بارہا انہوں نے یہاں آباد ہونے کی ناکام کوششیں کیں۔ کئی صلیبی جنگیں ہوئیں۔ لڑائیاں لڑی گئیں۔ یورپین عیسائی حکومتوں نے متحدہ یورش کی۔ مگر کامیابی نہ ہوئی۔

موجودہ تحریک

فلسطین کو یہودیت کا مرکز بنانے کی موجودہ تحریک پچھلی صدی کے آخری سالوں میں شروع ہوئی جس کا ترکی حکومت مقابلہ کرتی رہی۔ جنگ عظیم کے دوران میں حالات نے پلٹا کھایا۔ ترک جنگ میں اتحادیوں کے خلاف جرمنی کا ساتھ دے رہے تھے۔

ادھر برطانیہ کو عربوں کی مدد کی ضرورت محسوس ہوئی۔ جو اس وقت ترکی حکومت سے مطمئن نہ تھے۔ انگریزوں نے حسین شریف مکہ کو پیغام بھیجا۔ کہ اگر فلسطین کے عربوں نے جنگ میں ان کا ساتھ دیا۔ تو ترکوں کے عربی مقبوضات کو آزاد کر دیا جائے گا۔ ان میں فلسطین بھی شامل تھا۔ عربوں نے جھٹ منظور کر لیا۔ اور جنگ میں ترکوں کے خلاف لڑے۔ کرنل لارنس کی زیر ہدایت اور عربوں کی مدد سے جنرل ایلن بی نے ۱۹۱۷ء میں ترکوں کو شکست دے کر یروشلم پر قبضہ کر لیا یہودی تحریک کے لیڈر بھی خاموش نہیں بیٹھے تھے۔ صدیوں کی فلسطین کو گھر بنانے کی خواہش از سر نو تازہ ہوگئی ادھر جنگ کے مصارف کی وجہ سے انگریزوں کو یہودی سرمایہ کی سخت ضرورت تھی۔ اس کے عوض اسی سال (۱۹۱۷ء) انگلینڈ کے وزیر امور خارجہ لارڈ بالفور نے یہودی لیڈر لارڈ روسچائلڈ سے گورنمنٹ کی طرف سے یہودیوں کو ان کے پرانے وطن میں آباد کرانے کی مدد کا وعدہ کیا۔

یہی دو متضاد معاہدے فلسطین کے جھگڑے کی جڑ ہیں۔

فسادات کا آغاز

جنگ سے تھوڑا عرصہ بعد تک سکون رہا۔ ۱۹۲۰ء میں فلسطین کی باگ ڈور مجلس اقوام کے زیر نگرانی برطانیہ کے سپرد ہوئی۔ ۱۹۲۳ء میں وعدہ ایفائی کا وقت آیا۔ تو انگریزوں نے صاف کہہ دیا کہ فلسطین کا یہودیوں کے لئے ایک آزاد ملک بنایا جانا ناممکن ہے شروع شروع میں فتح کے نشہ میں عرب مخمور تھے۔ انہیں کامل یقین تھا۔ کہ عنقریب فلسطین ایک آزاد ملک ان کے سپرد کر دیا جائے گا۔ ان کو کیا معلوم کہ ما درچہ خیالیم وفلک درچہ خیال ۱۹۲۰ء میں پہلی دفعہ انہیں محسوس ہوا۔ کہ برطانیہ ان کے سپرد ملک کرنے کے لئے کسی صورت میں بھی تیار نہیں اس عرصہ میں یہودی "مہاجرین" کافی تعداد میں فلسطین پہنچ چکے تھے۔ اس وقت سے ہی علاقہ میں گڑبڑ شروع ہوگئی۔ یہودی علانیہ طور پر فلسطین کو اپنا ملک بنانے پر مصر تھے۔ عرب پہلے ہی جلے بیٹھے تھے۔ اور بھی جل گئے۔ یہودیوں کی بڑھتی ہوئی درآمد نے ان کے کان کھول دئے۔ ملک میں فساد دنگہ کا دور دورہ شروع ہو گیا۔

۱۹۲۴ء میں حالات نازک حالت تک پہنچ گئے۔ بلوا ونت فرو کرنے کے لئے انگریز فوجیں منگائی گئیں۔ پھر ۱۹۳۳ء اور ۱۹۳۶ء میں شدید فسادات ہوئے۔ اور اب تک جاری ہیں۔ بہت کچھ مالی وجانی نقصان ہوا برطانوی مدبرین کا خیال تھا۔ کہ کچھ عرصہ کے بعد عرب اور یہودی شیر وشکر ہو جائیں گے۔ مگر ؎

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

نفاق اور تفرقہ کی خلیج وسیع سے وسیع تر ہوتی گئی۔

کمیشن کا تقرر

پندرہ سال کے کشت وخون کے بعد جب حالات قابو سے باہر نظر آنے لگے تو ایک کمیشن مقرر کیا گیا۔ چنانچہ لارڈ پیل اور ان کے رفقاء نے حالات کا مطالعہ کرکے جولائی ۱۹۳۷ء میں رپورٹ معہ اپنی سفارشات کے پیش کی۔

اس کمیشن نے اعتراف کیا کہ عرب اور یہودی دونوں سے وعدہ خلافی اور ناانصافی کی گئی ہے۔ اس کا حل انہوں نے یہ پیش کیا۔ کہ ملک کے حصے بخرے کر دئے جائیں۔ ایک علاقہ یہودیوں کو دے دیا جائے جو سب سے زرخیز اور تجارتی مرکز ہے۔ اور جس میں وہاں کی صرف ایک ہی کارآمد بندرگاہ حیفا بھی شامل ہے۔ عربوں کو فلسطین کا بیشتر حصہ دے دیا جائے جو عموماً ریتلا صحرا اور بنجر ہے۔ باقی مقامات مقدسہ یروشلم اور درمیانی علاقہ کی نگہبانی انگریزی حکومت اپنے ذمہ رکھے۔

عرب اور یہودی دونوں نے اس تجویز کی خوب مذمت کی۔ اس رپورٹ نے عربوں کی تہہ کی آگ کو اور بھی بھڑکا دیا۔ اور پھر منظم طور پر فسادات کا آغاز ہوا۔ پہلے تو عربوں کا نشانہ یہودی ہی تھے۔ اب انگریزی فوجوں تک کو ہراساں کرنا شروع کیا۔ متعدد برطانوی فوجی بیڑے حیفا اور جافا پہنچ گئے۔ مسلح فوجیں جمع کی گئیں (آج کل وہاں بیس ہزار مسلح فوج موجود ہے) مارشل لاء جاری کیا گیا۔ فسادات کے بانیوں اور سرکردہ عربوں کی گرفتاری کے لئے انعامات مقرر کئے گئے۔ عرب لیڈر گرفتار کئے گئے۔ مجلسیں توڑ دی گئیں تعزیری چوکیوں سے عرب دیہات کو زیر بار کیا گیا۔ ہوائی جہازوں سے دیہات پر گولہ باری کی گئی۔ غرض ہر طرح سے عربوں کو خاموش کرانے کی کوششیں کی گئیں۔ لیکن ابھی تک کامیابی نہیں ہوئی۔

خطرناک حالات نے صورت حال بدل دی۔ ملک کے حصے بخرے کرنے کی سکیمیں معرض التواء میں پڑ گئیں۔ اور پیل کمیشن کی رپورٹ پر غور کرنے کے لئے ایک اور کمیشن (ووڈ ہڈ کمیشن) مقرر ہوا۔ مگر عرب پھر بھی مطمئن نہ ہوئے ان حالات سے متاثر ہو کر یہودیوں اور عربوں کی مشترکہ کانفرنس کی تجویز ہوئی جو آج کل لنڈن میں ہو رہی ہے۔ مگر مطلع اب بھی صاف نظر نہیں آتا۔ عرب اور یہودیوں کی خلیج کے علاوہ عربوں کی دو پارٹیوں کا ایک فیصلہ پر پہنچنا مشکل نظر آتا ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کانفرنس کو بھی ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا۔

خاکسار عبدالرحمٰن بی کام از دہلی۔

سنسکرت کی تعلیم حاصل کرنیوالے امیدواروں کی ضرورت

سنسکرت کی اعلیٰ تعلیم دلانے کے لئے تین طلباء کی ضرورت ہے۔ ہر طالب علم کو دس روپے ماہوار وظیفہ ملے گا۔ دو مولوی فاضل ہونے چاہئیں۔ اور ایک گریجویٹ منشی فاضل پاس احباب بھی اپنی درخواستیں بھیج سکتے ہیں۔ ناظر تعلیم وتربیت۔

اہم ملکی حالات اور واقعات

آل انڈیا ریاستی کانفرنس لدھیانہ

۱۵ فروری ۱۹۳۹ء کو لدھیانہ میں آل انڈیا سٹیٹس پیپلز کانفرنس شروع ہوئی۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے بحیثیت صدر جو خطبہ پڑھا۔ اس میں کہا کہ اس سے قبل کانگرس ریاستی معاملات میں اس واسطے مداخلت نہ کرتی تھی۔ کہ ریاستی رعایا خود اس کے لئے تیار نہ تھی ورنہ کانگرس اپنا حق سمجھتی ہے کہ ہندوستان کے مفاد کے لئے جہاں اور جس رنگ میں ضروری سمجھے۔ مداخلت کرے۔ آج ہندوستان کی تمام ریاستوں میں زبردست بیداری نظر آتی ہے۔ گاندھی جی نے اعلان کر دیا ہے کہ آزادی کی جنگ جہاں بھی شروع کی جائے اسے سارے ہندوستان کی جنگ سمجھنا چاہئے۔ ہندوستان میں اس وقت چھ سو کے قریب ریاستیں ہیں۔ اور اس ملک کے سوا یہ طرز حکومت اور کہیں پایا نہیں جاتا۔ یہاں اس کو زندہ رکھنے کی ذمہ داری برطانوی امپیریلزم پر ہے۔ اور یہ طرز حکومت برطانوی امپیریلزم کی پشت پناہ ہے۔ اس لئے اس جنگ میں ہم اس بات کو کبھی نظر انداز نہیں کر سکتے کہ ہمارا مدمقابل حقیقتاً کون ہے۔ ریاستوں سے اس وقت جو ٹکر ہو رہی ہے۔ وہ گو بظاہر والیان ریاست سے ہے۔ لیکن حقیقت میں یہ برطانوی امپیریلزم کے ساتھ ہے۔ اور اگر برطانوی حکومت نے ریاستی رعایا کے حقوق میں کسی قسم کی مداخلت کی۔ تو اس صورت میں کانگرس پوری شدت کے ساتھ اس کا مقابلہ کرے گی۔ ریاست حیدر آباد نے مذہبی رسوم پر پابندیاں عائد کر رکھی ہیں۔ اور مذہبی عبادت کے خاص طریقوں کی ممانعت کر دی ہے۔ جس سے ہندوستان میں مذہبی آزادی کی جڑ کٹ جاتی ہے۔ ریاست کشمیر اور حیدر آباد میں جو حالات پیدا ہو چکے ہیں۔ وہ اگر جاری رہے۔ اور ان والیان ریاست نے اپنے رویہ میں تبدیلی نہ کی۔ تو ان ریاستوں میں سول نافرمانی شروع کی جائے گی۔

سبجیکٹس کمیٹی کے اجلاس میں یہ ریزولیوشن پاس ہوا۔ کہ ریاستی تحریک میں کانگرس کی رہنمائی قبول کی جائے۔ اور اس تحریک کو کانگرس کی تحریک آزادی کے ساتھ ملا دیا جائے۔ دوسرے ریزولیوشن میں ریاستوں میں موجودہ طرز حکومت کو ختم کر کے اس کی جگہ ذمہ دار گورنمنٹ کا مطالبہ کیا گیا۔ تیسرے ریزولیوشن میں مطالبہ کیا گیا کہ جن ریاستوں کی آبادی ۲۰ لاکھ اور آمد پچاس لاکھ سے کم ہے۔ انہیں ختم کر کے سرکاری علاقہ میں شامل کر دیا جائے۔

پنڈت جواہر لال نہرو کو گھوڑے پر چڑھا کر جلوس نکالا گیا۔ اور بطور سلامی سات گولے چلائے گئے۔ ایک تلوار بھی آپ کو پیش کی گئی۔

صدر کانگرس کی گاندھی جی سے ملاقات

واردھا میں گاندھی جی سے ملنے کے بعد ۱۵ فروری کو صدر کانگرس مسٹر سبھاش چندر بوس نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ گاندھی جی نے بہت تپاک اور محبت سے میرا استقبال کیا۔ ملک کے موجودہ اہم مسائل پر متواتر تین گھنٹے گفتگو ہوتی رہی لیکن کسی قطعی نتیجہ پر نہ پہنچ سکے۔ تاہم بعض عارضی نتائج پر پہنچ چکے ہیں۔ لیکن انہیں اس وقت شائع کرنا مناسب نہیں۔ ۲۲ فروری کو واردھا میں کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہو رہا ہے۔ جس میں ان باتوں کے متعلق آخری فیصلہ کیا جائے گا۔ اور اسی وقت ان کو شائع بھی کر دیا جائے گا۔ اس اجلاس کے پیش نظر گاندھی جی نے اپنا دورہ باردولی ملتوی کر دیا ہے۔ بیان کے آخر میں [illegible] نے لکھا ہے۔ کہ یہ بیان گاندھی جی کی رضامندی حاصل کرنے کے بعد شائع کیا [illegible]

وزیر اعظم ریاست حیدر آباد کا خط مسٹر اینے کے نام

مسٹر ایم۔ ایس۔ اینے چیئرمین آرین کانگرس شولاپور نے اس کانگرس میں پاس شدہ قراردادوں کی نقول سر اکبر حیدری وزیر اعظم کو ارسال کی تھیں۔ اور لکھا تھا۔ کہ

فارم ۱
فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ کرموں ولد امیرا قوم ماہولی سکنہ سوانہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۸-۳-۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جاتے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۴-۲-۳۹

(دستخط) خان صاحب میاں نور الدین صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ چنیوٹ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

فارم ۱
فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ اللہ داد ولد محمد قوم کوبھار سکنہ موضع دمہر تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۱۲-۳-۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جاتے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۴-۲-۳۹

(دستخط) خان صاحب میاں نور الدین صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ چنیوٹ ضلع جھنگ۔

(بورڈ کی مہر)

کہ ان مطالبات کو منظور کر لیا جائے۔ اس کے جواب میں سر موصوف نے مسٹر اینے کو لکھا ہے کہ آریہ سماج کی تحریک مذہبی ہرگز نہیں۔ انکی طرف سے جو لٹریچر شائع کیا جاتا ہے وہ مختلف اقوام میں منافرت کا موجب ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ آریہ سماجی ہز اگزالٹڈ ہائینس کے واجبی احترام کا بھی خیال نہیں رکھتے۔ اور حکومت کیساتھ وفاداری کے جذبات کا بھی انہیں قریباً فقدان ہے انکی طرف سے حضور نظام کے لئے گندی زبان استعمال کی جاتی ہے۔ ساری ریاست کے لئے جو قوانین مقرر ہیں آریہ سماجی ان سے اپنا استثنٰی چاہتے ہیں۔ جو قطعاً غیر مناسب اور دوسری قوموں میں بد دلی پیدا کرنے والی بات ہے۔ ریاست کے حکمران خاندان پر مذہبی لحاظ سے جانبداری کا الزام لگانا صحیح نہیں۔ جب اصلاحات کے متعلق اعلان شائع کیا جائے گا۔ تو آپ دیکھ لیں گے کہ مذہبی جنبہ داری کا الزام بالکل غلط ہے۔ اس اعلان میں ایک ایسی کمیٹی بھی مقرر کی جائے گی۔ جو مختلف اقوام کی مذہبی اور تمدنی شکایات سن کر ان کے متعلق تحقیقات کر کے اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ اس کمیٹی میں غیر سرکاری اور سرکاری ممبروں کی تعداد قریباً مساوی ہوگی۔ اور اس کی رپورٹ کے مطابق جملہ اقوام کی جائز ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ آپ دیکھ لیں گے کہ مذہبی رواداری اور غیر جانبداری کے متعلق خاندان آصف جاہی سے جو روایات وابستہ ہیں۔ وہ ابھی تک زندہ ہیں۔

مرکزی اسمبلی میں قبائلی علاقہ کے متعلق سوالات

۱۵ فروری کو مرکزی اسمبلی کے اجلاس میں قبائلی علاقہ کے متعلق بعض دلچسپ سوال و جواب ہوئے۔ ایک سوال کے جواب میں فارن سیکرٹری نے کہا۔ کہ افغانستان اور ہندوستان کے درمیان کوئی آزاد علاقہ نہیں۔ اور حکومت ہند آزاد علاقہ اور قبائلی علاقہ کے الفاظ کو تسلیم نہیں کرتی۔ اور ان علاقوں کا کوئی بھی حصہ خود مختار نہیں۔ ایک اور سوال کے جواب میں کہا کہ گذشتہ تین ماہ میں قبائلی لوگوں نے ضلع بنوں میں آٹھ ضلع کوہاٹ میں ۷، اور ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں میں ۹ ڈاکے ڈالے ہیں۔ جب دریافت کیا گیا کہ اس علاقہ میں فارورڈ پالیسی پر حکومت سرحد کے مشورہ سے عمل کیا جاتا ہے یا نہیں۔ تو سر آبری مٹکاف نے کہا۔ کہ میں یہ تسلیم ہی نہیں کرتا۔ کہ حکومت ہند کسی فارورڈ پالیسی پر عمل کر رہی ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ فقیر ایپی کی طرف سے صرف ایک چٹھی حکومت کو موصول ہوئی ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ اگر فلاں ہندو عورت کو اس کے مسلمان خاوند کے حوالے کر دیا جائے تو وہ اپنی مہم کو بند کر دے گا۔ مسٹر آصف علی نے دریافت کیا۔ کہ کیا یہ صحیح ہے۔ کہ گذشتہ نوے سال کے دوران میں اس علاقہ پر حکومت ہند کا چار ارب روپیہ خرچ ہوا ہے۔ فارن سیکرٹری نے کہا کہ میں اس کی نہ تائید کرتا ہوں اور نہ تردید اس سوال کا جواب کاغذات کی پڑتال کے بعد ہی دیا جا سکتا ہے۔

ودیا مندر سکیم کے متعلق حکومت اور مسلمانوں میں تصفیہ

سی۔ پی کے مسلمانوں نے کانگرس حکومت کی طرف سے ودیا مندر سکیم کے نفاذ پر وہاں جو ایجی ٹیشن شروع کر رکھی تھی۔ اور جس میں قریباً دو سو مسلمان گرفتار ہوئے تھے۔ وہ بند کر دی گئی ہے۔ کیونکہ آل انڈیا مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری اور سی۔ پی کے وزیر اعظم کے مابین جو گفت و شنید اس بارہ میں ہو رہی تھی وہ کامیاب ہوئی ہے۔ اس سلسلہ میں حکومت سی۔ پی کی طرف سے جو کمیونک شائع ہوا ہے۔ وہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ کانفرنس مذکورہ میں وزیر اعظم نے ودیا مندر سکیم کی تفاصیل بیان کیں۔ اور بتایا کہ اس کا مقصد ناخواندگی کو دور کرنا ہے اور اس کی کامیابی کا انحصار زیادہ تر چندے پر ہے۔ جس قدر چندہ زیادہ آئے گا اسی قدر ناخواندگی جلد دور ہوگی۔ اور اسے دور کرنے میں ذات پات اور مذہب کی کوئی تمیز روا نہیں رکھی جائے گی۔ اس کا نام کسی کی دلآزاری کے جذبہ کے ماتحت نہیں رکھا گیا۔ اور اسے کامیاب بنانے کے لئے ایک پرائیویٹ رجسٹرڈ ایسوسی ایشن برار و دیا مندر سمتی ناگپور کے نام سے مرتب ہوئی ہے۔ جس میں ہر قوم اور ہر مذہب کے لوگ شامل ہو سکتے ہیں۔ ایسوسی ایشن فنڈز جمع کرے گی۔ اور پھر اس سے کام چلایا جائے گا۔ حکومت بھی جہاں تک ممکن ہوا۔ اس کی مالی امداد کرے گی۔ لیکن یہ نہیں کہ یہ سکیم حکومت کے براہ راست کنٹرول کے ماتحت چلائی جائے گی۔ وزیر اعظم نے مسلم لیگ کے نمائندہ کو یقین دلایا۔ کہ مسلمان بھی اگر چاہیں۔ تو ایسی ایسوسی ایشن مرتب کر سکتے ہیں۔ حکومت اس کا بھی خیر مقدم کرے گی۔ اور جہانتک ممکن ہوا۔ اس کی مالی امداد کرے گی۔ سیکرٹری صاحب مسلم لیگ نے کہا۔ کہ مسلمان اس انجمن کا نام انجمن مدینۃ العلم رکھیں گے۔ اس کے ماتحت جاری ہونے والے سکولوں میں ذریعہ تعلیم اردو ہوگا۔ اور اس سکیم کا نام مدینۃ العلم ہوگا۔ وزیر اعظم نے یقین دلایا۔ کہ انہیں اس تجویز پر کوئی اعتراض نہیں۔ مسلمان جو نام چاہیں۔ اس سکیم۔ اور اس کا اہتمام کرنے والی انجمن کا رکھ سکتے ہیں ؛

قابل توجہ سرکل رجسٹرار صاحب بہادر انجمنہائے امداد باہمی پنجاب

مثال کے طور پر محکمہ امداد باہمی کی وجہ سے زمینداروں کو بہت فائدہ پہنچا ہے۔ اگر یہ محکمہ بر وقت زمینداروں کی امداد کے لئے قائم نہ ہوتا۔ تو ان کی تمام اراضیات کبھی کی ساہوکاروں کے قبضہ میں چلی جاتیں۔ لیکن بعض لوگ جو کسی وجہ سے کسی سوسائٹی پر قابض ہو جاتے ہیں۔ ایسی خلاف ضابطہ کارروائیاں شروع کر دیتے ہیں۔ کہ سوسائٹی مستقل جھگڑے کا موجب بن کر رہ جاتی ہے۔ اسی سلسلہ میں ایک بہت پرانی سوسائٹی جو کہ ۱۹۰۵ء میں موضع دنجواں۔ تحصیل بٹالہ۔ ضلع گورداسپور میں قائم ہوئی کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اس سوسائٹی پر ایک خاندان کا قبضہ ہے۔ جس کے خلاف غریب ممبران کئی دفعہ آواز اٹھا چکے ہیں۔ مگر ۵ فروری ۱۹۳۸ء کو تمام مظلوم اور بے کس ممبران نے منظم طریق پر اس غیر منصفانہ رویہ کے خلاف زبردست صدائے احتجاج بلند کی۔ اور جناب چوہدری اقبال محمد صاحب اسسٹنٹ رجسٹرار ضلع گورداسپور کو توجہ دلائی۔ صاحب موصوف نے نہایت مہربانی اور شفقت کا اظہار فرمانے کے بعد اس معاملہ کو انسپکٹر حلقہ بٹالہ کے سپرد کیا۔ جو ۲ فروری کو موقع پر آئے۔ تمام ممبران کو بلایا۔ اور معاملہ پیش ہوا۔ ۴۴ ممبران جنہوں نے انتظامیہ کمیٹی کے خلاف آواز اٹھائی تھی۔ ان کی حیرانی کی کوئی حد نہ رہی۔ جب ان کو یہ معلوم ہوا۔ کہ انتظامیہ کمیٹی نے اجلاس عام کئے بغیر ۲-۳ فروری ۱۹۳۹ء کی درمیانی رات کو ۱۵۴ ایسے نئے ممبر اپنی تعداد بڑھانے کے لئے شامل انجمن کر لئے ہیں۔ جن میں سے اکثر غیر ذمہ وار۔ بعض نہایت ہی کم حیثیت خاکروب ہیں اور اس طرح اس انجمن کو جس کا سرمایہ قریباً -/۱۲۰۰۰ روپیہ برباد کرنے کی ٹھان لی ہے۔ محکمہ امداد باہمی کے بالا حکام سے گذارش ہے کہ ان کھلم کھلا بے قاعدگیوں کے خلاف کارروائی فرما کر غریب زمینداروں کو شکریہ کا موقعہ دیں ورنہ محکمہ کے بدنام ہونے کا سخت خطرہ ہے۔ نیز کسی منصف مزاج اور غیر جانبدار افسر سے تحقیقات کرا کر خود غرض لوگوں کے پنجہ سے مظلوم اور بے کس مصیبت زدگان زمینداروں کو نجات دلائی جائے۔ چونکہ دونوں پارٹیوں کے تعلقات میں روز بروز کشیدگی بڑھتی جا رہی ہے۔ جس کے خطرناک نتائج رونما ہونے کا خطرہ ہے۔ اس لئے فوری توجہ درکار ہے۔

خاکسار محمد رمضان انور آنریری سیکرٹری انجمن دیہات سدھار موضع دنجواں، ضلع گورداسپور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دہلی ۱۵ فروری - انڈین ڈسپلن بل جسے بحری بل کہا جاتا ہے۔ مرکزی اسمبلی میں دو مرتبہ پیش ہوا تھا - اور دونو مرتبہ اس نے اس پر غور کرنے سے انکار کر دیا تھا اب یہ کونسل آف سٹیٹ میں بھیجا گیا ہے۔ اور گورنر جنرل نے لکھا ہے کہ یہ بل ہندوستان کے مفاد کے لئے بیحد ضروری ہے۔ اس لئے تین یوم کے اندر اندر اس کے متعلق فیصلہ کیا جائے۔

پشاور ۱۵ فروری - کانگرس پارٹی کے اکثر ممبروں کی آراء سننے کے بعد مولانا ابوالکلام آزاد نے فیصلہ کیا ہے کہ منسٹری کو مستعفی ہونے کی ضرورت نہیں انہوں نے اس کے سامنے ایک پروگرام رکھا ہے - اور اسے پورا کرنے کی ہدایت کی ہے

لنڈن ۱۵ فروری - آج دارالعوام میں حکومت نے تجویز پیش کی - کہ دفاعی اخراجات کے لئے ۸۰ کروڑ پونڈ قرضہ لینے کا فیصلہ کیا جائے۔

ٹراونکور ۱۵ فروری - حکومت ٹراونکور نے ایک اعلان شائع کیا ہے - کہ محکمہ جنگلات کے متعلق ستیہ گرہ کرنے والوں کو سخت سزائیں دی جائیں گی۔

دہلی ۱۵ فروری - آج مرکزی اسمبلی میں سوالات کے دقت بتایا گیا - کہ لائسنس کے بغیر ریڈیو رکھنے والوں کی تلاش کے نتیجہ میں ۱۸۴ لوگ ایسے معلوم ہوئے جن میں سے ۴۵ کے خلاف مقدمہ چلایا جائیگا

پشاور ۱۵ فروری - مولانا ابوالکلام آزاد نے مسٹر آصف علی ایم - ایل - اے مرکزی اور رائے بہادر ایشر داس کو مقرر کیا ہے کہ ڈیرہ اسمٰعیلخان کے حالیہ فسادات کے متعلق تحقیقات کر کے رپورٹ پیش کریں

بمبئی ۱۵ فروری - کل اسمبلی میں وزیر خزانہ نے بجٹ پیش کرتے ہوئے اعلان کیا تھا - کہ آئندہ مالی سال میں شہری جائیدادوں پر بھی دس فیصدی ٹیکس لگایا جائے گا - بمبئی کارپوریشن نے اس کے خلاف اس طرح احتجاج کیا کہ اجلاس منعقد کر کے کوئی کام کئے بغیر اسے برخواست کر دیا۔

لاہور ۱۵ فروری - ایک اخبار "نوجوان" کے ایڈیٹر کو عدالت نے سوا دو سال قید کی سزا اس جرم پر دی ہے کہ وہ شرفاء کے خلاف رسوا کن مضامین لکھ کر اور اس طرح ان کو مرعوب کر کے روپیہ حاصل کرنے کی کوشش کرتا تھا۔

بوڈاپسٹ ۱۵ فروری - حکومت ہنگری مستعفی ہو گئی ہے - کیونکہ پارلیمنٹ میں یہودیوں کے متعلق بعض قوانین زیر غور تھے جن کے متعلق وزراء میں اختلاف تھا۔

سان جوآن ۱۵ فروری - کل آدھی رات کے دقت بحر اوقیانوس میں امریکہ کی بحری فوج نے زبردست جنگی مظاہرہ کیا - جس میں ڈیڑھ سو جنگی جہاز - ۶۰۰ طیارے اور ۶ ہزار سے زائد سپاہی اور افسر شامل ہوئے - یہ مظاہرہ تین ہزار میل لمبے محاذ میں کیا گیا۔

یروشلم ۱۵ فروری - فلسطین کے فوجی کمانڈر نے اعلان کیا ہے - کہ اگر عربوں نے آئندہ کبھی ہڑتال کی اور دوکانیں بند رکھیں - تو ہڑتال کے بعد اتنے ہی عرصہ کے لئے ان کی دکانیں حکماً بند کرائی جائینگی۔

دہلی ۱۵ فروری - شومندر کے سلسلہ میں ایجی ٹیشن چونکہ جاری ہے - اس لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ میں ایک ماہ کی توسیع کر دی ہے۔

رنگون ۱۵ فروری - برما سینیٹ نے بیں ووٹوں کے اتفاق اور ایک کی مخالفت سے وزارت برما کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک منظور کر دی - یورپین اور ہندوستانی غیر جانبدار رہے - یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا اثر وزارت پر کیا پڑے گا - کل اسمبلی میں بھی عدم اعتماد کی تحریک پیش ہوگی - اس موقعہ پر چونکہ فساد کا خطرہ ہے - اس لئے اسمبلی ہال کے نواح میں دس اشخاص کے جمع ہونے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

لنڈن ۱۵ فروری - سر ہربرٹ ایمرسن سابق گورنر پنجاب کو یہودی پناہ گزینوں کی امدادی کمیٹی کا ڈائرکٹر مقرر کیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۵ فروری - حکومت برطانیہ دفاعی امور کے لئے ایک قرطاس ابیض شائع کرنے والی ہے - امید کی جاتی ہے کہ نئے سال کے مصارف کا اندازہ ایک ارب پونڈ ہو گا - جس میں سے آدھی رقم دفاعی امور کے لئے مخصوص کر دی جائیگی۔

دہلی ۱۵ فروری - معلوم ہوا ہے کہ آنریبل سر ظفر اللہ خان صاحب کے لاء ممبری کا چارج لینے پر سر راما سوامی مدلیار کامرس ممبر شپ کا چارج لیں گے - اور ان کی جگہ مسٹر رگھو ندر راؤ وزیر ہند کے مشیر مقرر ہونگے - مسٹر موصوف ۱۹۳۶ء میں سی پی کے قائم مقام گورنر کی حیثیت میں کام کر چکے ہیں

ہنگ کانگ ۱۵ فروری - جاپان کے جزیرہ ہینان پر قبضہ کی وجہ سے یہ خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ اب وہ شنگھائی کے بین الاقوامی علاقوں اور فرانسیسی مقبوضات پر قبضہ کرنے کی کوشش کرے گا - کیونکہ اسے یقین ہو چکا ہے کہ حکومت ہائے - امریکہ - برطانیہ اور فرانس ٹس سے مس نہ ہونگی۔

ٹوکیو ۱۵ فروری - مانچوکو کی شمال مغربی سرحد پر سوویٹ روس اور جاپانی سپاہیوں میں ایک اور تصادم ہوا جس میں فریقین کے متعدد اشخاص ہلاک و مجروح ہوئے - تفاصیل تاحال معلوم نہیں ہو سکیں۔

دہلی ۱۵ فروری - آج مرکزی اسمبلی میں کانگرس پارٹی کا یہ ریزولیوشن منظور ہو گیا کہ جو لوگ گھریلو صنعت کے طور پر دیا سلائی بنانا چاہیں - ان کی حوصلہ افزائی کی جائے - حکومت کی طرف سے اس تجویز کی مخالفت کی گئی - اور کہا گیا کہ اس سے ایک کروڑ روپیہ سالانہ کا نقصان ہو گا۔

ٹوکیو ۱۵ فروری - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے - کہ جاپانی افواج نے چین کی ایک اور مشہور بندرگاہ یولین پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔

پشاور ۱۵ فروری - سرحدی گاندھی نے آج گورنر سرحد سے ملاقات کی جس میں خدائی خدمت گاروں کی تحریک صوبہ میں جرائم اور بدنظمی میں اضافہ اور قبائلی مسئلہ پر بالوضاحت تبادلہ خیالات کیا - تمام گفتگو بزبان پشتو ہوئی۔

لاہور ۱۴ فروری - حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ جیل خانجات پنجاب کے قیدیوں کو جب وہ عدالت کے سامنے پیش ہوں یا ایک جیل سے دوسرے جیل کو منتقل کئے جا رہے ہوں یا جب وہ اپنے رشتہ داروں سے ملاقات کریں تو انہیں اپنے پرائیویٹ کپڑے پہننے کی اجازت ہو گی۔

پٹنہ ۱۵ فروری - ایسٹ انڈین ریلوے پر حادثات کی کثرت کے پیش نظر بہار پولیس نے ریلوے لائن کی حفاظت کے لئے رات کے وقت گشت کرنے کی ایک سکیم مرتب کی ہے جس میں پانسو سے زائد افسر اور سپاہی شامل ہونگے مختلف گروپوں کے سپرد پانچ پانچ میل کی نگرانی ہوگی

لاہور ۱۵ فروری - حکومت پنجاب نے ایک ہندی رسالہ شانتی سے ایک قابل اعتراض مضمون کی بناء پر ایک ہزار روپیہ اور اس کو چھاپنے والے پریس سے دو ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے۔

مدراس ۱۵ فروری - صدر مسلم لیگ نے وزیر اعظم برطانیہ اور وزیر ہند کے نام تار ارسال کئے ہیں جن میں مطالبہ کیا ہے کہ فلسطین کانفرنس میں آل انڈیا مسلم لیگ کو نمائندگی دی جائے۔

مدراس ۱۵ فروری - وزیاگاپٹم کی ایک مل میں ہڑتالی مزدور کو باہر نکلنے کے لئے پہلے کانگرسی حکومت کی پولیس نے لاٹھی چارج کیا - اور بعد میں چار مرتبہ گولی چلائی۔

پیرس ۱۵ فروری - حکومت فرانس نے جنرل

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی